تبصرے

فردوسی پر چار مقالے | از پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی تقطیع متوسط ضخامت ۲۷۲ صفحات کتابت طباعت بہتر قیمت مجلد سے۸؍ غیر مجلد عہ۸؍ شائع کردہ انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی۔

پروفیسر شیرانی فارسی ادب وتاریخ کے عموماً اور غزنوی دور کے خصوصاً نامور محقق ہیں۔ آپ نے عرصہ ہوا فردوسی پر رسالہ اردو میں چند مقالات لکھے تھے جنھوں نے اس زمانہ میں ہی اردو زبان کے علمی اور ادبی حلقوں میں دھوم مچا دی تھی۔ اب یہ مقالات کتابی شکل میں انجمن کی طرف سے شائع ہوگئے ہیں۔ پہلے مقالہ کا عنوان "شاہنامہ کی نظم کے اسباب اور زمانہ ہے" دوسرا مقالہ "سلطان محمود غزنوی کی ہجو" تیسرا مقالہ "فردوسی کا مذہب" اور چوتھا مقالہ "یوسف زلیخائے فردوسی" پر ہے۔ چاروں مقالات نہایت بلند پایہ محققانہ اور بصیرت افروز ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ فاضل پروفیسر نے اپنے بیانات اور دعاوی کو ثابت کرنے کے لئے خارجی شہادتوں کی بہ نسبت داخلی شہادتوں پر زیادہ اعتماد کیا ہے اور چونکہ ان کو شاہنامہ پر اس کے مالہ وماعلیہ کے پورا عبور حاصل ہے اس لئے ان مقالات میں اس نوع کی داخلی شہادتوں کی کمی نہیں ہے اور اس بنا پر ان کے دعاوی کی تردید یا تغلیط آسان نہیں ہے۔ فارسی ادب وتاریخ کے طلبا اور اساتذہ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔

ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ | از ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ایم اے ڈی لٹ لکچرر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

"ڈاکٹر صاحب نے عرصہ ہوا یہ کتاب انگریزی زبان میں لکھی تھی جس پر انھیں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی کا ملخص اردو ترجمہ ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے فاضل مصنف نے اس کتاب میں ہندوستان میں فارسی ادب کی پیدائش عہد بعہد اس کے ارتقا اور نشوونما کی تاریخ پر محققانہ بصیرت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور یہ دکھایا ہے کہ فارسی ادبیات کی ترقی اور اس کے عروج وارتقا میں ہندوؤں کا کتنا بڑا حصہ رہا ہے۔ کتاب چھ ابواب پر تقسیم ہے جن میں فارسی ادبیات کے مختلف ادوار قبل از عہد مغلیہ عہد اکبری، از جہانگیر تا فرخ سیر مغلوں کا دور انحطاط۔ ان سب کی ادبی تاریخ بیان کی گئی ہے اور چونکہ ادب اور سیاست معاشرت کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اس بنا پر ان ادوار کے سیاسی اور معاشرتی حالات کا بھی ضمناً تذکرہ آگیا ہے۔ پانچویں باب کا عنوان "تا دم حاضر" اور چھٹے کا "نظر بازگشت" ہے۔ کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ فارسی ادب وتاریخ کے طلبا اور اساتذہ کیلئے معلومات کی گوناگونی اور حسن ترتیب و تہذیب کے لحاظ سے نہایت مفید اور بصیرت افروز ہے اور ایک عام قاری کے لئے بڑی دلچسپ بھی۔ فاضل مصنف کے حسن بیان اور شگفتہ نگاری نے کتاب کو صرف خشک واقعات وبیانات کی کھتونی نہیں ہونے دیا۔